بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | بدھ ۹ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ ۲۳ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش ۲۳ فروری ۱۹۸۳ء | نمبر ۴۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۲۲ تبلیغ / فروری ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت مسلسل خراب چلی آرہی ہے ۔ متلی معدے میں درد اور کمزوری کی تکلیف ہے ۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد مبارک ربوہ میں یوم مصلح موعود کے موقع پر عظیم الشان جلسہ کا انعقاد

جماعتِ احمدیہ کے فاضل اور جید علماء کرام کی روح پرور اور ایمان افروز تقاریر

پیشگوئی مصلح موعود کے ایمان افروز پہلوؤں اور خدائی نشانات کے پورا ہونیکا روح پرور تذکرہ

اہلِ ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ذوق و شوق کے ساتھ ان عظیم خدائی نشانات کے پورا ہونے کا تذکرہ سنا

ربوہ : ۲۰ تبلیغ / فروری ۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں یوم مصلح موعود کی تقریب حسب معمول نہایت درجہ وقار اور ذوق و شوق سے منائی گئی ۔ مسجد مبارک ربوہ میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی ۔ اس روز جلسہ کے وقت احمدی دکانداروں نے رضاکارانہ طور پر کاروبار بند رکھا ۔ دفاتر میں چھٹی رہی ۔

مسجد مبارک میں یوم مصلح موعود کا جلسہ صدر عمومی مکرم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب کی صدارت میں نو بجے کے لگ بھگ شروع ہوا اور قریباً گیارہ بجے تک جاری رہا ۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمود احمد صاحب نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے ترنم سے نظم پڑھی اور اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی نے نظم پڑھی ۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل کی تھی اس کا موضوع تھا پیشگوئی مصلح موعود کی بنیادی اغراض ۔ مکرم شیخ صاحب نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ اس پیشگوئی کی بنیادی اغراض یہ تھیں کہ تا حق آئے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے ۔ یہ الہامی الفاظ اس تاریکی کے دور میں نہایت شان سے پورے ہوئے فاضل مقرر نے مثال کے طور پر بتایا آریوں نے ملکانہ کے مسلمانوں کو شدھ کر کے ہندو بنانے کا فیصلہ کیا ۔ حضرت مصلح موعود نے اس کا زبردست مقابلہ کیا ۔ حتیٰ کہ شدھی کی تحریک کے بانی شردھانند نے اس تحریک سے دست بردار ہونے کا اعلان کر دیا ۔ حضرت مصلح موعود کی اس تاریخی خدمت کا اعتراف مولوی ظفر علی خاں نے بھی کیا ۔ فاضل مقرر نے افریقہ میں جماعت احمدیہ کی کامیابیوں کو بھی اسی ضمن میں پیش کیا ۔ اور غیر از جماعت احباب کے اعتراضات کا ذکر کیا ۔ سپین میں مسجد کی تعمیر کی عظیم کامیابی کا بیان بھی مقرر نے اسی ضمن میں کیا ۔ مقرر نے اس پیشگوئی کی ایک اور اہم بنیادی غرض اس طرح سے بتائی کہ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو ۔

اسی ضمن میں حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر کی صورت میں قرآن کریم کی عظیم تفسیر بیان کی اور مستشرقین کے اعتراضات کا مسکت اور مدلل جواب دیا ۔ اور دنیا بھر کو تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا ۔

حضرت مصلح موعود نے متعدد گرانقدر تصانیف شائع فرمائیں جو اس پیشگوئی کی اغراض کا منہ بولتا ثبوت ہیں ۔

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر کے بعد مکرم سید حبیب احمد صاحب نے نظم پڑھی ۔ بعد ازاں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے مصلح موعود کا علم قرآن کے موضوع پر خطاب کیا انہوں نے بتایا کہ یہ پیشگوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یتزوج ویولد لہ کی صداقت کا عظیم ثبوت ہے آپ نے واضح فرمایا اس موعود فرزند کی ایک بہت بڑی نشانی اس کو علم قرآن کا عطا ہونا ہے ۔ فاضل مقرر نے حضرت مصلح موعود کی تفاسیر قرآن کریم میں سے ۱۶ نکات علم و معرفت چنے اور انہیں حضرت مصلح موعود کے علم قرآن کے اہم نکات کے طور پر بیان کیا ۔ یہ نکات نہایت درجہ بصیرت افروز علمی معارف پر مشتمل ہیں ۔ فاضل مقرر وقت کی کمی کی وجہ سے اس میں سے صرف سات کا بیان کر سکے ۔ مقرر نے سورۂ فاتحہ کے عظیم مرتبہ کے بیان کے بارے میں حضرت مصلح موعود کی تفسیر اور اس چیلنج کا ذکر کیا کہ اس میں سے جتنے معارف نکالے جا سکتے ہیں دنیا کی اور کسی عبارت میں سے نہیں نکالے جا سکتے ۔ حضرت مصلح موعود نے قرآن کریم کی تفسیر کے بارے میں یہ چیلنج بھی دیا کہ چاہے کسی علم کا مدعی آجائے ، چاہے اس علم کا میں نے نام بھی نہ سنا ہو ، میں اس علم کو قرآن کریم میں سے نکال کر دکھا دوں گا ۔ حضرت مصلح موعود کی تفسیر میں سے جو نکات محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے بیان کیے وہ یہ تھے ۔ سورت فاتحہ کا عظیم مرتبہ ۔ صرف قرآن کریم کلام اللہ ہے قرآن واحد اور مکمل اور جامع کتاب ہے حروف

باقی صفحہ پر

• محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں ۔

صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ بیگم سید محمد احمد صاحب لاہور چھاؤنی جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں کا ۲۰ فروری کو اپریشن ہوا ہے ۔ الحمد للہ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا کریں کہ انہیں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے ۔ آمین ۔

• محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ سینئر ایڈووکیٹ ہائیکورٹ و سپریم کورٹ دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں احباب کرام سے اس مخلص خادم سلسلہ کے لیے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا کرے آمین ۔ (چوہدری صلاح الدین مشیر قانون صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

امراء اضلاع کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۶/۸۳ کو ختم ہو رہی ہے ۔ نئے انتخابات از یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کروائے جانے کیلئے اخبار الفضل میں اعلان کروا دیا گیا ہے ۔ لہٰذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی فرما دیں کہ انکے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵/۴/۸۳ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں ۔ نیز یہ بھی نگرانی کریں کہ انتخاب قواعد کے مطابق ہوں ۔

مرزا منصور احمد
ناظر اعلیٰ

قابلِ تقلید ۔ روح پرور

پانچ گنا اضافہ

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سینٹ لوئیس امریکہ ۲۷ جنوری ۸۳ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں ۔ کہ تحریک جدید کے بارہ احباب جماعت پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا غیر معمولی اثر ہوا ۔ چنانچہ اس جماعت کے اب تک ملنے والے وعدہ جات گذشتہ سال سے پانچ گنا اضافہ کے ساتھ تین ہزار ڈالر (۳۰۰۰) تک پہنچ گئے ہیں ۔ اور ابھی مزید وعدہ جات ملنے کا سلسلہ جاری ہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ان کو مزید قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے ۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل : ۵۲۵۴ ۔ پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت : ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ

۲۳ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش

عبرت کا نمونہ اور متقیوں کے لئے باعث نصیحت

خدا تعالیٰ جب کسی قوم کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے شریعت نازل کرتا ہے تو یہ اس قوم پر اس کا ایک بہت بڑا انعام ہوتا ہے۔ شریعت نازل کرنے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ قوم اس پر عمل پیرا ہو کر دین اور دنیا میں سرخروئی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کی مورد بنے۔ جب تک وہ قوم اس شریعت پر عمل پیرا رہتی ہے اسے دنیا میں بھی عزت اور سرفرازی ملتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جب وہ قوم اس پر عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے اور اپنی من مانی باتوں کو اس شریعت کی طرف منسوب کر کے انہیں ہی اپنا دستور العمل بنا لیتی ہے تو پھر وہی قوم جو پہلے معزز شمار ہوتی تھی دنیا میں ذلیل و رسوا ہو کر رہ جاتی ہے۔ وہ بڑی طاقتور قوموں کے ہاتھوں ہی ذلت نہیں اٹھاتی بلکہ چھوٹی چھوٹی قوموں کے ہاتھوں بھی اسے ذلت اٹھانا پڑتی ہے۔

اس کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے حالات بڑی تفصیل سے بیان کر کے دی ہے اور اس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ جو قوم بھی شریعت کی ناقدری کی مرتکب ہو کر اس سے عملاً روگردانی اختیار کرے گی اسے ترقی و عروج کی منازل طے کرنے کے باوجود ذلت و خواری کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ کوئی اس کا پرسان حال نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے اس کا مقدر اور کچھ نہ ہوگا کہ بعد میں آنے والے اس کی ذلت و خواری سے عبرت پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ شریعت عطا کر کے انہیں بزرگی اور شرف کے مقام پر پہنچایا اور انہیں تمام دوسری قوموں پر فضیلت بخشی۔ لیکن ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب انہوں نے ایمان کے زبانی دعوے کے باوجود اس شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دیا اور اس میں تحریف کر کے اپنی بداعمالیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی اور اس زعم میں مبتلا ہوئے کہ وہ تو خدا کے لاڈلے ہیں، وہ ان کی بداعمالیوں سے درگزر کر کے انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے گا۔ تو خدا نے ذلت و خواری ان پر مسلط کر دی اور وہ دنیا کی حقیر ترین قوم بنے بغیر نہ رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نافرمانی پر انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۴۸، ۴۹)

اے بنی اسرائیل! میری اس نصیحت کو یاد کرو جو میں نے تم کو عطا کی تھی اور اس بات کو بھی یاد رکھو کہ میں نے تمہیں تمام قوموں پر فضیلت دی تھی اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا اور نہ ہی کسی کی شفاعت قبول ہوگی اور نہ ہی کسی سے معاوضہ قبول کیا جائے گا اور کسی کی مدد لوگوں کو عذاب سے نہیں بچا سکے گی۔

بنی اسرائیل نے اس نصیحت کا خاک بھی اثر قبول نہ کیا بلکہ وہ ایمان کے زبانی دعووں کے باوجود نافرمانی میں بڑھتے ہی چلے گئے اور خود شریعت میں معنوی تحریف کر کے اپنی بداعمالیوں کا جواز نکالنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا یہ گمان کہ وہ اہل کتاب ہیں اور خدا کے لاڈلے ہیں ان کے کام نہ آیا اور وہ خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس روش اور انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۶۰)

لیکن ہمارے حکم کی تعمیل کرنا تو درکنار ظالموں نے ہمارے حکم کو از خود بدل ڈالا چنانچہ ہم نے ان ظالموں کی نافرمانیوں کے سبب ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔

بنی اسرائیل نافرمانیوں اور بداعمالیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ آسمان سے نازل ہونے والے عذابوں سے بھی وہ کوئی عبرت نہ پکڑتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس قسم کی آسمانی آفات تو آتی ہی رہتی ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں اپنے انعام یاد دلائے اور انہیں ان کی مسلسل کی جانے والی نافرمانیوں پر متنبہ کیا چنانچہ فرمایا:۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۶۴، ۶۵)

یعنی اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو جب طور کی رفعتوں کے تلے ہم نے تم سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور کہا تھا کہ وہ کتاب جو ہم نے تمہیں دی ہے۔ مضبوطی سے تھامے رہو اور اس کی تعلیم اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھو (یعنی ایک ایک بات پر اس کی کما حقہ عمل پیرا رہو) تاکہ تقویٰ کے منازل طے کر سکو۔ لیکن تم اس پختہ عہد کے بعد بھی پھر گئے۔ (یعنی تم نے اس کتاب پر زبانی ایمان کو کافی سمجھا اور جان بوجھ کر اس کی تعلیم کو پس پشت ڈال کر نافرمانی کرتے رہے) اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو تم گھاٹے ہی گھاٹے میں تھے۔

جب بار بار کی جانے والی تنبیہ کے باوجود بنی اسرائیل نافرمانیوں، بداعمالیوں اور ہر قسم کی معاشرتی برائیوں سے باز نہ آئے اور درمیان میں آنے والے عذابوں کو عام طور پر ظاہر ہونے والی آفات سماوی سمجھ کر خاطر میں نہ لائے اور ظلم اور زیادتی میں بڑھتے ہی چلے گئے تو خدا تعالیٰ نے انہیں ہمیشہ کے لئے دھتکار دیا اور ان پر ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب مسلط کر دیا اور وہ یہی تھا کہ اس نے انہیں انسانیت کے زمرہ سے خارج کر کے جانوروں سے بھی بدتر بنا دیا۔ اور ان کی ذلت و رسوائی پر ہمیشہ کے لئے مہر تصدیق ثبت کر دی۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الاعراف آیات ۱۶۷، ۱۶۸)

جب وہ (یعنی بنی اسرائیل) ان برے اعمال سے باز آنے کی بجائے جن سے انہیں منع کیا گیا تھا تکبر (اور ظلم) کی راہ پر چل نکلے تو ہم نے انہیں دیکھتے ہی دیکھتے ذلیل بندر بنا دیا اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب تیرے رب نے اعلان کیا کہ وہ ان (یہود) پر قیامت کے دن تک ایسے لوگ مسلط کرتا جو انہیں دردناک عذاب دیتے رہیں گے۔ یقیناً تیرا رب جب پکڑنے لگتا ہے تو بہت جلد پکڑتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر ذلت و رسوائی کی شکل میں قیامت تک جاری رہنے والے بنی اسرائیل کے لئے مخصوص اس عذاب کو اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا موجب بنا دیا اور ان کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ بنی اسرائیل کے نقش قدم پر چل کر طغیان و کفران اور بدعملی کے مرتکب نہ ہوں چنانچہ فرمایا:۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَ

(باقی دیکھیں صفحہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسنِ ازل اور اُسکی جلوہ آرائی

مکرم غلام رسول صاحب اعوان۔ ڈیرہ غازیخان

اس جہان رنگ و بو میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوے ہیں اور وہ ہر جگہ اپنی صفات کے ذریعہ آشکار ہے کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی گواہی دے رہا ہے۔ وہ زمین و آسمان کا نور ہے۔ گو ہم سے محجوب ہے۔ لیکن لیکن بے شمار صورتوں میں اپنی صفات کے ذریعہ عیاں ہے۔ کسی اہلِ دل نے صحیح کہا ہے ؎

عیاں ہو کر بھی وہ پردہ نشیں ہے
ادا اسکی یہ کتنی دل نشیں ہے۔
قصور اپنی نظر کا ہے۔ وگرنہ
کہاں وہ ذات جلوہ گر نہیں ہے۔

ادھر انسانی فطرت میں اس نے حسنِ فطرت کی تلاش اور جستجو کا مادہ رکھ دیا ہے۔ اس کا جذبہ جمال پسندی اسے مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ حسنِ ازل کو دیکھے اور اس سے محبت کرے۔ کروڑوں کروڑ انبیاء و ابرار نے خدا تعالیٰ کے حسن کے جلوے دیکھے۔ اس کی ہمکلامی سے مشرف ہوئے اور اس کی محبت میں فنا ہو گئے وہ دنیا میں رہے۔ لیکن ان کی دنیا الگ تھی۔ ان کا اوڑھنا اور بچھونا خدا تعالیٰ کی محبت تھی۔ اور یہ صحیح ہے خدا تعالیٰ کی محبت کے سامنے دنیا جہان کی نعمتیں اور لذتیں ہیچ ہیں۔ جنت تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا نام ہے محبوب راضی ہو۔ اور اس سے راز و نیاز ہو تو یہی جنت ہے۔ حضرت اقدس نے سچ فرمایا ؎

اس رخ کا دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو جنت میں خدا تعالیٰ کا دیدار نہ ہو یا اس سے ہمکلامی کی نعمت نہ ملے۔ تو وہ اس جنت کو چھوڑ دینے کی استدعا کریں گے۔ کیونکہ ان کی جنت تو دیدِ دوست اور اس کی ہمکلامی ہے۔

خدا تعالیٰ کے حسن کی جلوہ گری اسکے بندوں پر

یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو اس کی مخلوق سے بھی محبت ہوتی ہے۔ کیونکہ جس چیز کا محبوب کی ذات سے تعلق ہو۔ وہ بھی محبوب ہوتی ہے۔ اور اس سے اُسے اپنے محبوب کی خوشبو آتی ہے۔ محبوب کے گھر کے در و دیوار اور اس کی گلیاں بھی پیاری لگتی ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ عشق کی ساری کیفیتیں تو محبوب کی یاد سے وابستہ ہوتی ہیں۔ جو چیز دوست کی یاد دلائے۔ اس کے غم کو تازہ کر دے۔ اسکی اداؤں کی غماز بن جائے۔ وہی عشق کی نگاہ میں مرغوب اور مطلوب ہوتی ہے۔ انسان پیکرِ محسوس سے محبت کرنے کا خوگر ہے۔ اگر کسی انسان میں حسنِ ازل کی تمام صفات جلوہ گر ہوں۔ تو نسلِ انسانی کے لیے اس سے محبت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو حضورؐ سے عشق تھا۔ اور وہ اتنا بڑھا ہوا تھا۔ کہ حضور کے وضو کے پانی کو اپنی آنکھوں میں لگاتے اور منہ پر ملتے تھے۔ حضورؐ کے پس خوردہ کے لیے بے تاب رہتے تھے۔ یہ عشق اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے حسنِ حقیقی کی جلوہ گری اس وجود میں دیکھ لی تھی۔ وہ وجود اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہرِ اتم تھا۔ اس میں وہی حسن۔ وہی ادائیں انہیں نظر آئیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رحمانیت کا پیکرِ مجسم عفو و درگزر کا شاہکار مخلوق کی ہمدردی اور شفقت میں سراسر گداز خیر خواہی و غم خواری کا مکمل مجسمہ تھا غرض اللہ تعالیٰ کی ہر صفت اس وجود میں پوری شان سے جلوہ گر تھی۔ اس لیے تو وہ حسنِ ازل کے عاشق تھے۔ بیشتر صحابہ اپنے گھر بار اور وطن کو چھوڑ کر اصحاب الصفہ بن گئے۔ اور ان کی غذا صرف اور صرف دیدِ دوست تھی حسنِ حقیقی نے انہیں اپنے جلووں کے لیے روک رکھا تھا۔ ان کو دنیا کے کاروبار سے ہٹا کر اپنے لیے خاص کر لیا تھا۔ دیدِ دوست سے دوری۔ ان کے لیے ایک ایسی فضا تھی جو پھر کسی صورت ادا نہ ہو سکتی تھی۔ اس ذات کے لیے سر کٹانا وہ اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے تھے۔ اور اس راہ میں شہید ہو جانا ان کے لیے مراد کو پہنچ جانا تھا۔ حسن صرف پرستش ہی نہیں چاہتا۔ اطاعت بھی چاہتا ہے۔ غرض صحابہؓ نے اطاعت اخلاص اور وفا میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھلایا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ غم میں ڈوبے ہوئے تھے۔ کہ حضورؐ نے کفار سے دب کر صلح کی ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا حضورؐ کیا اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہ تھا۔ پھر صلح کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ فرمایا خدا تعالیٰ کی منشاء پر چلے جانے میں ہے۔ قربانیوں کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ صحابہؓ نے وفورِ غم سے سُنی ان سُنی کر دی حضرت ام سلمیٰ نے کہا حضور قربانی کر دیں۔ اس پر صحابہؓ نے جلدی سے قربانیاں ذبح کر دیں اور سر منڈوائے۔ یہ عشق و محبت کا مظاہرہ تھا۔ کہ محبوب ایک کام کرے اور محب نہ کرے۔ محبت کا یہ عالم تھا۔ کہ جب حضورؐ کو صوم وصال میں دیکھتے تو خود بھی افطاری نہ کرتے۔ تہجد حضور کے ساتھ پڑھنے کے لیے آتے حج کے دنوں جس جگہ پیشاب کیا وہاں بیٹھ جاتے۔ مسجد نبوی کی تعمیر شروع۔ تو حضور نے خود ٹوکری لی۔ اور کام کا آغاز کیا۔ صحابہؓ پروانہ وار آئے اور تعمیر میں لگ گئے۔ محبوب کسی کام میں مشغول ہو۔ اور محب بیٹھا رہے۔ عشق میں ایسا دستور نہیں۔ بلکہ ؎

مکتبِ عشق کا دستور نرالا دیکھا۔
اس کو چھٹی نہ ملی۔ جسکو سبق یاد ہوا۔

پھر اس حسنِ ازل کی جلوہ گری اسی شان سے حضرت اقدس ..... کے وجود میں نظر آئی۔ اور پھر اس نے اسی طرح اپنے عاشق اور شیدائی پیدا کیے۔ جنہوں نے صحابہ والے کام کیے۔ اسی طرح کے اصحاب الصفہؓ ملے۔ جو گھر بار اور وطن چھوڑ کر دیار محبوب میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ ان کا کام سوائے تعمیلِ ارشاد کے اور کچھ نہ تھا۔ وہ اس منہ کے بھوکے اور گفتار کے پیاسے تھے۔ ان میں سے بعض نے جانیں دے دیں۔ بعض اس عشق کی وجہ سے دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے۔ بعض اولاد اور بیویوں سے محروم کیے گئے اور بعض نے اپنے تمام مال و املاک درِ حبیب پر نچھاور کر دیئے۔ اور یہی سمجھا کہ ابھی عشق کا حق ادا نہیں ہوا تفصیل کی گنجائش نہیں یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا۔ کہ انہوں نے اس ذات میں حسنِ حقیقی کو پا لیا تھا۔ گویا ان کو سبھی کچھ مل گیا تھا۔ ان کا معاملہ ع

تم کیا ملے کہ دونوں جہاں مل گئے مجھے۔۔

والا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے کسی اور چیز کی خواہش ہی نہ کی۔ اور اسی ذات کے ہو گئے۔ گویا ان کی روح اس حسن کا طواف کرتی تھی۔ جیسے پروانہ شمع کے گرد چکر لگاتا ہے ان کے لیے بارگاہِ جمال سے ایک لحظہ کے لیے دوری گناہ تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولوی نور الدین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ۔

"مجھے وہ ملا ہے جو تیرہ سو برس آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر میں ایسی بے بہا دولت کو چھوڑ کر چند روزہ دنیا کے لیے مارا مارا پھروں۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر مجھے کوئی ایک لاکھ یا ایک کروڑ روپیہ دیوے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے میں نہیں رہ سکتا۔ اب میں اپنی تمام دوسری مزدوریوں کو اس ایک وجود پر قربان کرتا ہوں"۔ (مرقاۃ الیقین)

غرض ان عاشقانِ زار کے جذبہ فدائیت اور للّٰہیت کی پوری تصویر قلم سے کھینچنا ممکن نہیں اس کیفیت اور لذت کا وہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جنہیں یہ فیضِ صحبت حاصل ہوا تھا

پس ان صحابہ کرامؓ کو حضرت اقدس ..... کے مبارک وجود میں حسنِ ازلی نظر آیا اسی لیے وہ اسی پر فدا ہو گئے۔ دراصل یہ حسنِ حقیقی کی تجلی تھی۔ جو اپنا کام کر گئی۔ یہ حسن کی مرضی ہے۔ کہ وہ اپنی تجلی کے لیے وادیٔ طیبا کو چنے یا طور کی پہاڑی کو۔ یا عاشقوں کے قلب و جگر کو۔ یہ حسن کا کام ہے کہ جہاں چاہے اور جسے چاہے سرفراز کرے اور یہ تجلی ہر زمانہ میں ہوتی رہی ہے۔ اور اب بھی اس کے خاص بندوں پر جلوہ گر ہے۔ لیکن دنیا داروں کی آنکھیں اسے نہیں دیکھ سکتیں۔ یہ حسن صرف بصیرت رکھنے والوں کو نظر آتا ہے۔ کور چشموں کو نظر نہیں آتا۔ آخر یہی کہنا پڑتا ہے ؎

عیاں ہو کر بھی وہ پردہ نشیں ہے
ادا اسکی یہ کتنی دلنشیں ہے
قصور اپنی نظر کا ہے وگرنہ
کہاں وہ یار جلوہ گر نہیں ہے

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(البقرہ آیت ۶۷)

پس ہم نے ان (یعنی بنی اسرائیل) کی سزا کو اُس زمانہ اور آئندہ زمانہ کے لوگوں کے لئے عبرت کا نمونہ اور متقیوں کے لئے باعث نصیحت بنایا۔

بنی اسرائیل کے انتہائی قابلِ اعتراض طرزِ عمل اور ان کے انجام سے (جسے خدا تعالیٰ نے دوسروں کے لئے باعث نصیحت قرار دیا ہے) ظاہر ہے کہ شریعت کی ناقدری اور اس سے عملی انحراف کبھی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔ شریعت سے وابستگی اور عقیدت کے زبانی دعوے اس وقت تک بے کار ہیں۔ جب تک کہ اس پر کما حقہ عمل پیرا ہو کر اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش نہ کیا جائے۔ یہ امر خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں کہ شریعت کے ساتھ وابستگی کا دم بھی بھرا جائے اور بڑی دلیری سے شریعت کے احکام کو توڑ کر وسیع پیمانہ پر بدعملی کا مظاہرہ بھی کیا جائے اور معاشرتی برائیاں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی جائیں۔ لیکن نصیحت صرف متقی ہی پکڑتے ہیں۔ جن میں تقویٰ کی شرط سرے سے مفقود ہو وہ سرکشی اور بغاوت میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں اور کیفرِ کردار کو پہنچے بغیر نہیں رہتے ؎

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی ادائیگی کا طریق

اسلامی نماز کی بابت حضرت مصلح موعود کی ایک تحریر

وضوء یا تیمم جو بھی صورت ہو اس کے بعد مسلمان کو حکم ہے کہ اگر امن کی حالت ہو اور زمین پر ہو تو۔ قبلہ رُو کھڑا ہو کر (بخاری کتاب الصلوۃ باب التوجہ نحو القبلۃ) دونوں ہاتھ اُٹھا کر اور ہاتھوں کو قبلہ رُو کر کے انگوٹھوں کو اللہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے (جن کے معنے ہیں اللہ سب سے بڑا ہے) کانوں کی لوؤں تک لائے۔ (ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب استفتاح الصلوۃ و نسائی کتاب الافتتاح الصلوۃ باب موضع الابہامین عند الرفع) اور اس نیت کے ساتھ کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے لگا ہے دوسرے سب خیالات کو دور کر کے عبادت الٰہی کے خیال میں محو ہو جائے اس طرح ہاتھ اُٹھانے میں علاوہ توجہ کے قیام کے یہ بھی حکمت ہے کہ یہ حرکت طبعی طور پر باقی سب امور کو ترک کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے پس اس حرکت سے مسلمان یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس وقت دنیا کے سب خیالات اور کاموں سے علیحدہ ہو کر اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔ ہاتھوں کی اسی قسم کی اسی قسم کی حرکت کی طرف ذوقؔ نے اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔ ؎

کانوں پہ ہاتھ دھرتے ہوئے کہتے ہیں سلام
جس سے ہے یہ مراد کہ ہم آشنا نہیں

پس اس حرکت سے مومن گویا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ سب دنیا سے قطع تعلق کر کے اپنے مولیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے بیداری اور چستی بھی پیدا ہوتی ہے۔

اس کے بعد مسلمان اپنے سینہ پر ہاتھ باندھ لیتا ہے (ابن خزیمہ بروایت وائل بن حجر) گویا مودب ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور یہ عبادت کہتا ہے۔۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما یقول عند افتتاح الصلوۃ و نسائی کتاب الافتتاح باب الذکر بین افتتاح الصلوۃ و بین القراءۃ) یعنی اے اللہ تو ہر نقص سے جو تیرے مقام کے خلاف ہے پاک ہے اور ہر خوبی سے جو تیری شان کے لائق ہے متصف ہے اور تیرا نام تمام برکتوں کا جامع ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اس کے بعد وہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھتا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ اے اللہ میں ہر اُس بد روح سے جو تیری درگاہ سے دور کی گئی ہے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اس کا اثر مجھ پر نہ ہو اور میں تیری درگاہ سے دور ہونیوالوں میں شامل نہ ہو جاؤں۔ پھر وہ سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے (نسائی کتاب الافتتاح باب البداءۃ بفاتحۃ الکتاب قبل السورۃ وایجاب قراءۃ فاتحۃ الکتاب) اس کے بعد وہ قرآن کریم کی کوئی سورۃ یا کم سے کم کسی سورۃ کا اتنا حصہ جو تین آیات پر مشتمل ہو پڑھتا ہے اور پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع میں چلا جاتا ہے (رکوع اُسے کہتے ہیں کہ انسان اس طرح کمر سیدھی کرے کہ اس کا سر اور لاتوں کا اوپر کا حصہ ایک دوسرے کے متوازی ہو جائیں) جھک جاتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتا ہے اور لاتیں بالکل سیدھی رکھتا ہے ان میں خم پیدا نہیں ہونے دیتا (نسائی کتاب افتتاح الصلوۃ باب الاعتدال فی الرکوع) پھر اس حالت میں وہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کا فقرہ کہتا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ میرا رب جو اپنی شان کی وسعت میں سب سے بڑھ کر ہے تمام نقائص سے پاک ہے یہ فقرہ کم سے کم تین بار یا اس سے زیادہ طاق عدد میں وہ دُہراتا ہے (ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع) پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے اس فقرہ کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر اس شخص کی دعا کو سُنتا ہے جو سچے دل سے اس کی تعریف بیان کرتا ہے اس کے بعد وہ پوری طرح کھڑا ہو کر ہاتھ سیدھے چھوڑ کر یہ دعا مانگتا ہے کہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ (نسائی کتاب الافتتاح ما یقول المأموم اذا رفع راسہ من الرکوع) یعنی اے میرے رب سب تعریف تیرے ہی لئے ہے کثرت سے تعریف اور پاک تعریف جو سب تعریفوں کی جامع ہے اس کے بعد وہ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر سجدہ میں چلا جاتا ہے سجدہ اسے کہتے ہیں کہ انسان اپنی سات ہڈیوں پر زمین پر جھک جاتا ہے یعنی اس کا ماتھا زمین پر پوری طرح لگا ہوا اس کے دونوں ہاتھ قبلہ رو زمین پر رکھے ہوئے ہوں اور اس کے گھٹنے بھی زمین پر لگے ہوئے ہوں اس طرح کہ دونوں پاؤں کی انگلیاں دبا کر قبلہ رُو کی ہوئی ہوں (مسلم جلد اول کتاب الصلوۃ باب فی اعضاء السجود) اس حالت میں مسلمان سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہتا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اے میرے رب تو اپنی شان کی بلندی کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہے۔ یہ فقرہ وہ کم سے کم تین دفعہ یا اس سے زیادہ کسی طاق عدد کے مطابق کہتا ہے (ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی التسبیح فی السجود) اس کے بعد وہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر بیٹھ جاتا ہے اس طرح کہ اس کی بائیں لات تو تہہ ہو کر اس کے نیچے آجائے اور پاؤں لیٹا ہوا ہو اور اس پر سہارا لے کر وہ بیٹھ جائے اور دائیں لات اس طرح ہو کہ ہو وہ بھی تہہ کی ہوئی مگر اس کا پاؤں اس طرح کھڑا ہو کہ انگلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ اس وقفہ میں وہ یہ دعا پڑھتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب السجود وفضلہ) جس کے یہ معنے ہیں کہ اے میرے رب میرے گناہ معاف کر اور مجھ پر رحم کر اور مجھے سب صداقتوں کی طرف رہنمائی بخش اور مجھے تمام عیبوں سے محفوظ رکھ اور مجھے اپنے پاس سے حلال و طیب رزق عطا فرما۔ (بعض احادیث میں وَاجْبُرْنِيْ اور بعض میں وَارْفَعْنِيْ آتا ہے یعنی اے میرے رب میری تمام کمزوریوں کو دُور کر اور تمام نقصانات سے بچا اور میرا قدم ہر گھڑی ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہے) اس کے بعد وہ پھر با آواز بلند اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر پہلے کی طرح سجدہ میں چلا جاتا ہے اور پہلے سجدہ کی طرح دعا کر کے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسے ایک رکعت کہتے ہیں اس کے بعد وہ پہلے کی طرح پھر ایک رکعت ادا کرتا ہے صرف اس فرق کے ساتھ کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ والی دعا جس سے اُس نے نماز شروع کی تھی وہ اسے حذف کر دیتا ہے اور صرف سورۃ فاتحہ سے نماز شروع کرتا ہے۔ اس دوسری رکعت کے ختم کرنے پر وہ اس طرح بیٹھ جاتا ہے جس طرح کہ پہلے سجدہ اور دوسرے سجدہ کے درمیان بیٹھا تھا اور تشہد پڑھتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (بخاری کتاب الصلوۃ باب التشہد فی الآخرۃ) یعنی تمام وہ کلمات جو تعظیم کے لئے زبان سے نکل سکتے ہیں اور تمام وہ عبادات جو جسم انسانی بجا لا سکتا ہے اور تمام وہ مالی قربانیاں جو کسی پاک ذات کے لئے پیش کی جا سکتی ہیں خدا تعالیٰ کا ہی حق ہیں اس کے سوا اور کوئی ہستی ان کی مستحق نہیں اور اے نبی تجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کا رحم تجھ پر اُترتا رہے اور اس کی برکتوں سے تو حصہ پاتا رہے اور ہم پر جو اس نماز میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندے جو پہلے گذر چکے ہیں یا اس وقت موجود ہیں یا آئندہ آنے والے ہیں ان سب پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی نازل ہو اور یہ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اس کے بعد وہ درود پڑھتا ہے جو مختلف الفاظ میں آتا ہے مگر مختصر درود یہ ہے کہ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(بخاری جلد دوم کتاب بدء الخلق باب یزفون النسلان فی المشی و مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے معنے یہ ہیں کہ اے اللہ محمد پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کر اور اسی طرح تمام ان لوگوں پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھتے ہیں جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم سے تعلق رکھنے والوں پر برکتیں نازل کی تھیں۔ اس کے بعد وہ بعض دعائیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں پڑھتا ہے مثلاً یہ کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الاستعاذہ) یعنی اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ مجھے کوئی گھبرا دینے والی مصیبت پہنچے یا مجھے غم فکر و بالیں اور اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں وہ سامان کھو بیٹھوں جن سے میری زندگی کے کام چلتے ہیں یا وہ طاقتیں میری جاتی رہیں جن کی مجھے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ضرورت ہے اور اس سے بھی پناہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس ترقی میں مدد دینے والے سامان تو موجود ہوں یا ترقی میں مدد دینے والی طاقتیں تو مجھے حاصل ہوں مگر اُن کے استعمال سے میں گریز کروں اور سستی اور کاہلی کا شکار ہو جاؤں اور اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے قرض دبا لے اور میں لوگوں کی نظروں میں قرض نہ ادا کرنے کی وجہ سے ذلیل ہو جاؤں اور اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ ایسے انسان مجھ پر مسلط ہو جائیں جو میرے حقوق کو تلف کریں اور مجھے ان ترقیات کے حصول سے روک دیں جو ہر انسان کے لئے تو نے اپنے فضل سے مقدر کر چھوڑی ہیں۔

یہ اور اسی قسم کی اور دعائیں ہیں جو رسول کریم صلی اللہ سے ثابت ہیں ان دعاؤں کو اس موقع پر مسلمان پڑھتا ہے یا جو اور دعائیں اپنی ضرورت کے مطابق مناسب سمجھتا ہے مانگتا ہے پھر وہ پہلے دائیں طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتا ہے اور اس کے بعد بائیں طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اور اس کی نماز ختم ہو جاتی ہے۔

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانا ہمارے پیارے آقا کی خواہش ہے ـــــ یہ بات یاد رکھیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کا ذکر خیر

(مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ)

مکرم قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر ۸ فروری کو علی الصبح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے ایک مخلص ہمدرد اور شفیق وجود سے محرومی کے باعث یہ خبر احباب جماعت کے لیے بڑے صدمہ اور غم کا موجب تھی مرحوم کی دینی اور قومی خدمات کی وجہ سے جس شخص نے بھی وفات کی خبر سنی اس نے اپنے کسی قریبی عزیز کی جدائی کی طرح محسوس کیا۔ مگر مومنانہ شان کے مطابق صبر و رضا کا مظاہرہ کرتے ہوئے زبان پر یہی الفاظ تھے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

موصوف کی عمر بوقتِ وفات ۷۰ سال تھی زندگی کا ایک ایک لمحہ دینی کاموں میں گزارا۔ چہرے پر مسکراہٹ کھیلتی عسر و یسر میں صبر و رضا کی اور خندہ پیشانی آپ کا شیوہ تھا۔ پُر نور اور ہشاش بشاش چہرہ۔ زبان میں نرمی اور شگفتگی معاملات میں شفقت اور ترحم کا پہلو غالب۔ گفتگو میں محبت اور پیار کی جھلک، الغرض موصوف اسلامی سیرت کے نمایاں اوصاف سے متصف تھے۔

عبادت گزاری اور ذکر الٰہی میں آپ کو خاص شغف تھا پورن نگر میں اپنی قریبی حلقہ کی مسجد میں باقاعدہ سب سے پہلے نماز کے لیے موجود ہوتے نماز تہجد اور ذکر الٰہی میں بڑے باقاعدہ تھے۔ حلقہ پورن نگر کی مسجد احمدیہ کے سنگِ بنیاد سے لے کر تکمیل کے آخری مراحل تک پوری دلچسپی اور بڑی محنت شوق اور مالی اور اوقاتِ عزیز کی قربانی کرتے ہوئے اسے مکمل کیا تعمیر مسجد کے دوران سخت مخالفت میں گزرنا پڑا مگر بڑی جرأت اور دلیری سے کام پورا کیا۔ مرحوم کے اس مسجد کے ساتھ خصوصی لگاؤ اور تعلق کی وجہ سے احباب اسے "قریشی اقبال صاحب کی مسجد" کہا کرتے اور یہ حقیقت ہے کہ اس مسجد کو وہ اپنے گھر سے زیادہ پیارا سمجھتے تھے۔ آپ کبھی کبھی دیگر حلقوں کی مساجد میں بھی جاتے اور انہیں بھی مسجد کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کرنے کی تلقین کرتے۔ خاکسار نے عرصہ چار سال سے موصوف کو دینی امور اور مرکز سلسلہ کے ساتھ فدائیت اور عشق کے رنگ میں رنگین پایا۔

محترم قریشی صاحب محکمہ پولیس میں ملازم رہے۔ اے ایس آئی کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ بڑی دیانتداری اور فرض شناسی سے اپنے فرائض سرانجام دیئے محکمہ پولیس میں نیک نامی سے خدمات سرانجام دینا فرشتہ سیرت احمدی کا ہی کمال ہے جس میں آپ کو امتیازی حیثیت تھی۔ ملازمت کے دوران بڑی جرأت اور دلیری سے حق گوئی اور صداقت کا اظہار کرتے رہے اور وہ نور جس سے آپ کا اپنا دل روشن ہو چکا تھا اس سے دوسروں کے دل منور کرنے کی جدوجہد کرتے رہے لوگوں کو حق و صداقت کی طرف مائل کرنے کی بیحد تڑپ تھی جس کا اظہار صبح و شام آپ کی مجالس میں ہوتا تھا۔

۱۹۵۳ء کے پُر آشوب دور میں جب لاہور میں جسٹس منیر انکوائری کورٹ قائم ہوئی اور سیدنا حضرت المصلح الموعود کو بیانات دینے کے لیے جانا پڑتا تو آپ باقاعدہ باوردی پولیس افسر تھے جو حضورِ انور کی حفاظت اور پہرہ پر مامور ہوتے۔ اور پھر ہر سال جلسہ سالانہ پر ۱۹۳۵ سے لیکر ۱۹۸۱ء تک جلسہ سالانہ کے سٹیج پر حفاظت کی ڈیوٹی دیتے رہے۔ باوجود بڑھاپے کے ادائیگی فرض کے لحاظ سے جوان تھے وسط دسمبر میں جب میری ان سے آخری ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ اب میں سمجھتا ہوں کہ جوانوں نے ڈیوٹی سنبھال لی ہے۔ انہیں دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ اب انہیں آگے آنا چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی دل میں تڑپ بھی تھی کہ یہ خدمت آخر دم تک کرتے رہیں۔

بچوں اور بچیوں کے ساتھ بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے خصوصاً واقفین زندگی کے بچوں کو اپنے بچے سمجھتے میری بڑی بچی اسماء عفت کو جب قریشی صاحب کی وفات کا علم ہوا تو جذباتِ غم سے حیرت و استعجاب کا مجسمہ بن گئی جو موصوف کی شفقت و محبت کا ثبوت تھا۔ جب بچے سیالکوٹ میں ہوتے تو اکثر اوقات بچوں کی خیریت دریافت کرنے آجاتے۔

محترم قریشی صاحب سات سال سے جماعت احمدیہ کے امیر چلے آرہے تھے اور جب جان جان آفریں کے سپرد کی تو اس وقت بھی اس معزز مقام پر فائز تھے۔ تقاریر اور خطبات میں جو کچھ بھی کہتے بڑے خلوص جوش اور دینی غیرت کا آئینہ دار ہوتا۔ جماعت کی قیادت بڑی حکمت عملی سے کرتے رہے۔ خدمتِ دین اور تبلیغ و تلقین کا جوش بے حد پایا جاتا تھا اگرچہ آپ امیر کے اہم منصب پر فائز تھے مگر بے حد انکساری عاجزی اور فروتنی پائی جاتی تھی۔ اور اکثر اوقات یہی کہا کرتے کہ ہم تو دینی خدمت فضلِ الٰہی سمجھ کر کرتے ہیں اور انجام بالخیر کی تمنا رکھتے ہیں خدمتِ خلق کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور ہر وقت اپنے آپ کو مستعد رکھتے۔ اور حاجت مندوں کا کام کروا کر چین راحت محسوس کرتے۔ الغرض مرحوم گوناگوں اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ کے دو داماد مکرم سیٹھی ضیاء الحق صاحب امیر جہلم شہر۔ اور مکرم حنیف الرحمٰن صاحب سنوری لندن سلسلہ کے مخلص اور خانثار خادم ہیں چھوٹی بیٹی اور بیگم صاحبہ سیالکوٹ میں دینی کاموں میں پورا شغف رکھتی ہیں جو مرحوم کی حسن تربیت کا ثمرہ ہے۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان اور اہل و عیال کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

مثالی وقارِ عمل

● **چک نمبر ۹ شمالی ضلع سرگودھا:۔** خدام الاحمدیہ چک نمبر ۹ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا کے بارہ خدام اور ۵ اطفال نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو دو گھنٹے کے وقارِ عمل میں ۱۴ فٹ لمبا ۱۰ فٹ چوڑا اور دو فٹ اونچا گندگی کا ڈھیر صاف کیا۔

● **مرید کے منڈی ضلع شیخوپورہ:۔** ۱۰ دسمبر ۱۹۸۳ء مجلس خدام الاحمدیہ مرید کے منڈی کے ۲۰ خدام نے وقارِ عمل کر کے مقامی قبرستان سے جھاڑیوں کو کاٹا اور قبروں کو درست کیا۔

● **خلیل آباد ضلع کوٹلی:۔** مجلس خدام الاحمدیہ خلیل آباد ضلع کوٹلی نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مثالی وقارِ عمل کیا جس میں ۱۰ خدام ۱۰ اطفال اور ایک انصار نے حصہ لیا اسی وقارِ عمل میں جو تین گھنٹے تک جاری رہا۔ مسجد اور اس کے ماحول کی صفائی کی گئی۔

● **میرپور، میرا بھڑکا (آزاد کشمیر):۔** مجلس خدام الاحمدیہ میرپور اور میرا بھڑکا (آزاد کشمیر) نے ۱۰ دسمبر کو تین گھنٹے تک وقارِ عمل کیا جس میں ۲۳ خدام اور ۲۵ اطفال نے حصہ لیا۔ ۸ غیر از جماعت دوست بھی شامل ہو گئے۔ اس وقارِ عمل میں ڈیڑھ میل رستہ کو مزید دو فٹ چوڑا کیا گیا۔

● **میرپور خاص (سندھ):۔** مجلس خدام الاحمدیہ میرپور خاص سندھ کے ۱۴ خدام اور ۶ اطفال نے ۱۰ دسمبر ۸۲ء کو ایک وقارِ عمل میں ۱۰۰ فٹ لمبی اور ۱۰ فٹ چوڑی سڑک کے گڑھوں کو پُر کیا۔

● **چک نمبر ۳۱۲:۔** چک نمبر ۳۱۲ کی مجلس خدام الاحمدیہ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو ایک مثالی وقارِ عمل منایا۔ جس میں ۸ خدام اور ۱۸ اطفال شامل ہوئے یہ وقارِ عمل تین گھنٹے جاری رہا اور اس میں متعدد راستوں کو درست کیا گیا۔

● **گلگشت۔ ملتان:۔** مجلس خدام الاحمدیہ گلگشت ملتان سے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو تین گھنٹے وقارِ عمل منایا جس میں مسجد اور اس کے ماحول کی صفائی کی گئی۔

(مرسلہ:۔ مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چنیوٹ:۔ مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ نے ۱۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کو محلہ گڑھا کی نالیوں کی صفائی کی۔ گندگی اٹھائی۔ مچھروں کے خاتمہ کے لئے دوائی چھڑکی۔ اس وقارِ عمل میں پندرہ خدام اور سات اطفال شامل ہوئے۔

کوٹ احمدیاں:۔ مجلس خدام الاحمدیہ کوٹ احمدیاں ضلع بدین (سندھ) نے ۱۰ دسمبر ۸۲ء کو تقریباً پون گھنٹہ تک وقارِ عمل منایا جس میں مسجد احمدیہ اور اس کے ماحول کی صفائی کی گئی۔ تمام کانٹے دار جھاڑیاں صاف کی گئیں۔ اس وقارِ عمل میں پندرہ خدام شریک ہوئے۔

ڈیرہ غازی خاں:۔ مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازیخاں نے ۱۰ دسمبر ۸۲ء کو مثالی وقارِ عمل منایا۔ اسی وقارِ عمل میں مسجد کی صفائی کے علاوہ ایک گلی میں جو ۲۰ فٹ لمبی اور دس فٹ چوڑی ہے مٹی ڈالی گئی اور محلہ میں پانی کے نکاس کے ناقص انتظام کو درست کرنے کے لئے ۱۰۰ فٹ لمبی نالی بنائی گئی۔ یہ وقارِ عمل ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا اور اس میں ۲۸ خدام نے شرکت کی

رحیم یار خاں:۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو ضلعی سطح پر وقارِ عمل منایا۔ مندرجہ ذیل مجالس نے اس میں شرکت کی۔

رحیم یار خاں۔ چک نمبر ۶۵۔ چک نمبر ۲۲ غربی بستی کندھار اسنگھ۔ بستی جھول۔ چک ۴۵۔

وقارِ عمل میں مسجد احمدیہ چک ۶۵ کے ماحول کی صفائی کی گئی۔ پکی اینٹوں کے ساتھ سولنگ کی گئی۔ اس پروگرام میں ۲۰ خدام شامل ہوئے۔

اٹک:۔ مجلس خدام الاحمدیہ اٹک شہر نے جنوری ۸۳ء میں وقارِ عمل منایا۔ مسجد کے سامنے والی سڑک کو درست کیا گیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ وقارِ عمل میں ۱۰ خدام شریک ہوئے اور وہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔

عزیز پور ڈگری:۔ مجلس خدام الاحمدیہ عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ نے ۱۰ دسمبر کو مثالی وقارِ عمل منایا اس میں مسجد کے جنوب میں واقع راستہ کو ہموار کیا گیا۔ شمال کی طرف والے رستہ کو بھی درست کیا گیا۔ اس وقارِ عمل میں ۱۴ خدام اور ۱۰ اطفال شریک ہوئے۔ یہ وقارِ عمل سوا دو گھنٹہ جاری رہا

ملہوکے:۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملہوکے ضلع سیالکوٹ نے ۱۰ دسمبر ۸۲ء کو مثالی وقارِ عمل منایا پروگرام کے مطابق مسجد کے ساتھ گلی میں مٹی ڈالی گئی۔ اس وقارِ عمل میں انصار بھی شامل ہوئے خدام اور اطفال کی تعداد ۲۰ تھی۔

شادی وال:۔ مجلس خدام الاحمدیہ شادی وال ضلع گجرات نے ۱۰ دسمبر ۸۲ء کو مثالی وقارِ عمل منایا۔ راستہ کی مرمت کی گئی اور مٹی ڈالی گئی۔ مسجد اور اس کے ماحول کو صاف کیا گیا۔ وقارِ عمل چار گھنٹے جاری رہا۔ اور اس میں ۱۰ خدام ۲۹ اطفال اور تین انصار شامل ہوئے۔

(مرسلہ مہتمم وقارِ عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

باٹا پور و ماڈل ٹاؤن گوجر۔ لاہور:۔ مجلس خدام الاحمدیہ باٹا پور اور ماڈل ٹاؤن گوجر کے خدام نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو اجتماعی وقارِ عمل منایا جس میں پندرہ خدام اور دس اطفال نے شرکت کی۔ اس میں مسجد کی صفائی کی گئی اس کے ماحول کی زمین کو ہموار کیا گیا۔ یہ وقارِ عمل دو گھنٹے جاری رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام! صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا نواں مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء کو ختم ہو رہا ہے

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

تیسری سالانہ لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ ۱۹۸۳ء

آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس انشاء اللہ ۲۶، ۲۷ فروری کو منعقد ہو رہی ہے۔ ۲۶ فروری کی صبح ساڑھے آٹھ بجے حضرت طاہرہ صدیقہ صاحبہ بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ انشاء اللہ کھیلوں کا افتتاح فرمائیں گی۔ تمام دوڑوں کے سیمی فائنل مقابلے، تھروز اور جمپ لانگوں کے فائنل مقابلے دوپہر تک مکمل ہو جائیں گے اسی طرح ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کے سیمی فائنل میچز ایوان محمود میں صبح ۱۰ بجے شروع ہونگے۔ ۳ بجے شام والی بال اور فٹ بال کے سیمی فائنل میچز انشاء اللہ لجنہ گراؤنڈ میں ہوں گے۔ دوسرے روز ۲۷ فروری کی صبح ۹ بجے انشاء اللہ دوڑوں کے فائنل مقابلے ہوں گے۔ آخر میں مہمان خواتین کے لئے بھی کھیل ہوگا۔ اس دوران صبح ۱۰ بجے بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے فائنل میچز بمقام ایوان محمود شروع ہو جائیں گے جبکہ فٹ بال اور والی بال کے فائنل مقابلوں کا سلسلہ بھی لجنہ گراؤنڈ میں چل رہا ہوگا۔ فائنل پروگرام کے بعد انشاء اللہ شام تین بجے کے بعد تقسیم انعامات ہونگے تمام زائرین کے لئے یومیہ ایک روپیہ ٹکٹ جاری کیا گیا ہے جس روز آپ تشریف لانا چاہیں اسی روز کی ٹکٹ آمد خرید سکتے ہیں۔ شکریہ۔

(سیکرٹری صحت جسمانی مرکزیہ)

تحریک جدید دفتر سوم اور لجنات اماء اللہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید دفتر سوم کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد کی گئی ہے اس کی تعمیل میں تمام لجنات جلد از جلد تحریک جدید کے وعدے (مردوں اور عورتوں سے) حاصل کر کے اس ماہ کے آخر تک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں جن لجنات نے وعدے دفتر تحریک جدید میں بھجوا دیئے ہیں وہ اپنی رپورٹ دفتر مرکز میں بھی بھجوائیں۔ جس میں تعداد وعدہ کنندگان رقم وعدہ جات اور اضافہ وعدہ جات کا اندراج ہو۔ مکمل فہرست بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ یاد رہے کہ دفتر سوم ۱۹۶۵ء سے شروع ہوتا ہے۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

ماہ جنوری ۱۹۸۳ء میں مہمان خانہ مستورات کی آمد کل ایک ہزار سات روپے پچھتر پیسے ہوئی ہے گو مہمان خانہ تعمیر ہو چکا ہے مگر ابھی کچھ غسل خانے تعمیر ہونے ہیں چند کمروں کے فرش پکے ہونے ہیں اور بھی چند ایسے کام ہونے ہیں جن سے مہمان خواتین آرام اٹھا سکیں اس لئے میں صرف ان بہنوں سے اپیل کرتی ہوں جنہوں نے ابھی تک مہمانخانہ مستورات کی تعمیر میں کوئی حصہ نہیں لیا کہ وہ تین صد روپے دے کر اپنے نام بغرض دعا و یادگار عمارت پر کندہ کروائیں۔ لجنات بھی صرف ان بہنوں کی طرف توجہ دیں جنہوں نے یا بالکل حصہ نہیں لیا یا پھر کم لیا ہے اور بقیہ دے کر تین سو والی تعداد میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جماعت کی ترقی کے لئے ہر قسم کی زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

آرکیٹیکٹس و انجینئرز کی خدمت میں التماس

۱۔ آپ کی ایسوسی ایشن کی جنرل باڈی کی میٹنگ منعقدہ ۲۶/۱۲/۸۲ میں بالاتفاق طے ہوا کہ رکنیت کا سالانہ چندہ کم از کم ۳۵/- روپے مقرر کیا جائے اور زائد کی کوئی حد نہیں۔ چنانچہ کئی دوستوں نے ۵۰ روپے اور ۱۰۰/- روپے ادا فرمایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ آپ بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۲۔ جن احباب نے ابھی تک کوائف نہیں بھجوائے جلد ارسال فرمائیں۔

۳۔ جن احباب نے ابھی تک ۱۹۸۲ء کا چندہ رکنیت ادا نہیں فرمایا جلد ادا فرمائیں۔

۴۔ ۱۹۸۳ء کا چندہ کم از کم ۳۵/- روپے یا اس سے زائد ادا فرمائیں۔

۵۔ جن احباب نے ابھی تک ممبری و رکنیت اختیار نہیں فرمائی وہ جلد قدم بڑھائیں۔

۶۔ چندہ اور کوائف فارم لوکل چیپٹر میں بھجوائیں۔ جہاں لوکل چیپٹر موجود نہیں براہ راست دفتر واقع دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

میرے پاس کپڑا نہ تھا تو نے مجھے نہ پہنایا

حدیث شریف میں آتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مختلف رنگ میں سوال فرمائے گا۔ کسی سے یہ سوال کرے گا۔ میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ کسی سے دریافت فرمائے گا میں پیاسا تھا تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ کسی سے اس امر کے متعلق پوچھے گا میرے پاس کپڑا نہ تھا تو نے مجھے نہ پہنایا۔ اس پر ہر شخص متعجب ہو کر جواب دے گا اے باری تعالیٰ تو بھلا کس چیز کا محتاج ہو سکتا تھا تو تو تمام خزانوں کا خود مالک ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ دیکھو میرا فلاں بندہ بھوکا تھا اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو مجھے وہاں ضرور پاتا۔ میرا فلاں بندہ پیاسا تھا اگر تو اسے پانی پلاتا تو مجھے وہاں ضرور دیکھتا۔ میرے فلاں بندہ کے پاس کپڑا نہ تھا اگر تو اسے کپڑا پہناتا تو اس کے پاس مجھے ضرور پاتا۔

مندرجہ بالا حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی غریب و محتاج مخلوق کے ساتھ کس قدر محبت ہے کہ قیامت کے روز اس بارہ میں خاص سوال فرمائے گا۔ خاکسار جماعت کے ذی ثروت احباب سے اپیل کرتا ہے کہ ان پر جتنی جتنی زکوٰۃ واجب آتی ہے ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کی غریب و بے کس مخلوق سے عملی ہمدردی کر کے ان کی دعائیں حاصل کریں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعے اکناف عالم تک وہ اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم اور کوئی نہیں۔ ..... زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے ..... یہ خدا اس کے رسول اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔

جس دن تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں جس دن تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔" (الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء)

اللہ تعالیٰ حضور کے ان ارشادات پر عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ افراد جماعت کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

وعدوں میں اضافہ کا ٹارگٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا کہ حضور انور کی ہدایات پر عمل کر کے وعدوں کو کئی گنا بڑھایا جا سکتا ہے۔ تاہم تحریک جدید کی فوری ضروریات آمد میں کم از کم تینتیس ۳۳ فیصد اضافہ کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اندریں صورت سردست ہر جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے سامنے اپنے وعدہ جات میں مجموعی اضافہ بقدر تینتیس ۳۳ فیصد بطور ٹارگٹ رکھے اور اپنے محبوب امام ایدہ کی خصوصی دعاؤں سے مستفیض ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سیکرٹریان اصلاح وارشاد کے نام بھجوائیں

جملہ صدران جماعتہائے احمدیہ براہ کرم اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹریان اصلاح وارشاد کے نام اور مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو فوری طور پر اطلاع دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

• چندہ عام • حصہ آمد • چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ؛ ناظر بیت المال آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

● جماعت احمدیہ پشاور کے سیکرٹری مال مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ایک حادثہ میں زخمی ہو کر ہسپتال میں داخل ہیں۔ گردے کی تکلیف بھی شروع ہو گئی ہے قارئین کرام سے چوہدری صاحب موصوف کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے آپ بڑے اخلاص اور محنت سے سلسلہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

● خاکسار قریباً ڈیڑھ ماہ سے بہت بیمار ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو کامل و عاجل صحت اور پاکیزہ زندگی عطا فرمائے آمین

(فضل الدین ۵/۵ گولبازار۔ ربوہ)

● خاکسار کا عزیزم مقبول احمد عرصہ ایک سال سے ایک محکمانہ کیس میں الجھا دیا گیا ہے بہت فکرمند اور پریشان ہے۔ باعزت بریت کے لئے دوستوں سے دعا کے لئے درخواست ہے۔

(غلام نبی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولنگر)

● والدہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل کی صحت آج کل کچھ ناساز ہے۔ عام کمزوری کی شکایت ہے قارئین کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ، درازی عمر اور خدمت دین کی توفیق ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خالد بلال احمد بی کام ۵/۵ بیت الفضل دارالرحمت شمالی ربوہ)

● میرے ہم زلف برادرم مکرم سکواڈرن لیڈر چوہدری محمد حنیف صاحب بھٹی بوجہ جنڈش پیشاب بیمار ہیں اور سی ایم ایچ لاہور کینٹ میں زیر علاج ہیں۔ اپریشن متوقع ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور آپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری مقبول احمد بھٹی الطاہر ۱۵/۲ باب الابواب ربوہ)

● خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رانا نذیر احمد صاحب دھرم پورہ لاہور کی بڑی بچی سیرا نذیر چار پانچ دن سے شدید بیمار ہے احباب کرام سے بچی کی جلد اور کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا مبارک احمد اقبال ٹاؤن لاہور ۱۸)

● مکرم چوہدری فضل الدین صاحب (فضل شاپ) گول بازار ربوہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے مساجد فنڈ میں چندہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو جلد از جلد کامل صحت سے نوازے اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

● مکرم صوفی محمد حسین صاحب بٹ وزیر آباد پر چند دن قبل عارضہ قلب کا شدید حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے اسی طرح حاجی محمد رفیق صاحب درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک اعجاز احمد وزیر آباد)

● مکرم میجر ممتاز احمد صاحب باجوہ اور ان کے بیوی بچے ایک ماہ سے زائد عرصہ سے بخار زکام اور گلے کی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (فقیر محمد معرفت مسجد احمدیہ۔ گلگت)

● میرے نواسے عزیزم ذیشان کا لندن میں اپریشن ہوا ہے۔ ان کی کامل اور جلد صحت کے لئے احباب دعا کریں۔

(صوبیدار ریٹائرڈ عبدالرزاق خاں درّہ آف کلاگوجراں ضلع جہلم)

● میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ سکینہ بیگم اہلیہ ملک عنایت اللہ مرحوم ساکن وزیر آباد کو گھر میں پھسل کر گر گئی تھیں۔ ان کے دائیں بازو کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ صاحب فراش ہیں ہڈیاں جوڑ دی گئی ہیں مگر بازو میں درد رہتا ہے تمام بزرگان سلسلہ احمدیہ سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(ملک محمد شریف سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ راولپنڈی)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالقادر صاحب ۲/۲۱ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولا بخش صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ ۲/۳ واقعہ دارالیمن ربوہ رقبہ دس مرلہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) عبدالقدیر صاحب پسر مولا بخش صاحب مرحوم (۲) حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم پسر مولا بخش صاحب مرحوم (۳) سکینہ بیگم صاحبہ بیوہ خدا بخش صاحب مرحوم پسر مولا بخش صاحب مرحوم۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۲/۳ دارالیمن ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء)

بقیہ:۔ جلسہ حضرت مصلح موعود

مقطعات کے اسرار۔ قرآن میں نہ کوئی اختلاف ہے اور نہ کوئی ناسخ و منسوخ ہے۔ قرآن کریم کا ہر لفظ زیر زبر بھی معنے رکھتی ہے۔ ترتیب قرآنی کا کمال عناصر کا استعمال۔

محترم سید احمد علی شاہ صاحب کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب نے ترنم سے نظم پڑھی۔ اور پھر اس جلسہ کی آخری تقریر کے لیے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے نہایت درجہ پرجوش رواں دواں اور مؤثر انداز میں حضرت مصلح موعود کے تبلیغی کارنامے کے موضوع پر تقریر کی۔ مقرر نے کہا کہ زمین کے ذرّے، آسمان کے ستارے اور سمندر کے قطرے شاید گنے جا سکیں لیکن حضرت مصلح موعود کے تبلیغی کارنامے نہیں گنے جا سکتے۔ حضرت مصلح موعود کو ابتدائے عمر ہی سے تبلیغ کا زبردست شوق اللہ تعالیٰ نے عطا کیا تھا۔ چنانچہ حضور مصلح موعود نے ۱۹۱۴ء کے شدید مشکل اور صبر آزما حالات میں جبکہ جماعت کا شیرازہ بکھرتا معلوم ہو رہا تھا یہ زبردست اعلان فرمایا کہ دنیا میں تبلیغ اسلام جاری رہے گی اور جاری بھی رہے گی حضرت مصلح موعود کے خادموں اور شاگردوں کے ذریعے سے۔ مولانا موصوف نے تبلیغ کے کارناموں میں سے شدھی کی تحریک کے خلاف جہاد کا ذکر کیا اور مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب کی طرف سے اس کے اعتراف کا بیان کیا۔ اس کے علاوہ مولوی ظفر علی خاں کے اعترافات پڑھ کر سنائے۔ فاضل مقرر نے سپین کا مشن، مساجد کی تعمیر۔ اخبارات اور پریس کا اجراء، تراجم قرآن کریم کا ذکر حضور مصلح موعود کے تبلیغی کارناموں کے طور پر کیا۔ اور بتایا کہ ۱۹۴۰ء میں جاری ہونے والا ہجری شمسی کیلنڈر بھی حضرت مصلح موعود کا ایک عظیم تبلیغی کارنامہ ہے۔ مولانا دوست محمد صاحب نے انکشاف کیا کہ اب دنیا بدل رہی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ انقلاب آ رہا ہے کہ آج بہت سے اسلامی ممالک کے اخبارات اور جنتریوں میں ہجری شمسی سن بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ ان ممالک کے اخبارات نے مہینے قمری سن ہی کے رکھے ہیں۔ مولانا نے آخر میں مصلح موعود کی ایک عظیم پیشگوئی دربارہ خلافت رابعہ سنائی۔

مولانا دوست محمد صاحب کی تقریر کے بعد صدر جلسہ محترم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے مختصر خطاب کیا اور کہا کہ احباب دعا کریں کہ آج کے جلسہ میں جو سیرابی ہمیں حاصل ہوئی ہے وہ ہمارے دلوں اور جذبات میں تادیر قائم رہے۔ آخر میں انہوں نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح سے یہ نہایت بابرکت روح پرور اور ایمان افروز محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔

مختصر ٹنڈر نوٹس

۱۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداروں جنہوں نے ۸۳-۱۹۸۲ء کی فیس جمع کرا دی ہو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ سے کم یا زیادہ کی بناء پر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ثبوت کے طور پر تجدیدی فیس کی رسید ہمراہ لائیں۔

۲۔ زرضمانت شیڈول بنک کی کمال ڈیپازٹ کی صورت میں ہمراہ ہونا ضروری ہے ورنہ ٹنڈر قابل غور نہیں ہوگا۔

۳۔ کام محکمہ کی ہدایات اور قانون کے مطابق ہوگا۔

۴۔ تفصیلات زیر دستخطی کے دفتر سے اوقات کار کے دوران دیکھی جا سکتی ہیں۔

۵۔ منظوری کا اختیار افسر مجاز کے پاس ہے وجہ بتائے بغیر ٹنڈر مسترد کر سکتا ہے۔

۶۔ ٹنڈر مورخہ ۸۳-۳-۲ بوقت گیارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے اور اسی وقت حاضر آمدہ ٹھیکیدار ان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۷۔ ٹنڈر فارم ہیڈ کلرک کے دفتر ہذا بعوض مقررہ قیمت (ناقابل واپسی) حاصل کئے جائیں۔

۸۔ دیگر شرائط عہدنامہ کے مطابق ہونگی۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	مدت
۱	بحالی راجباہ ۲-۳ از برجی ۵ تا ٹیل			
	(i) برجی ۵ تا ۲۰۰۰۰	۳۲۴۰۰/-	۶۴۸/-	۱/۲ مہینہ
	(ii) برجی نمبر ۲۰۰۰۰ تا ۴۰۰۰۰	۳۲۴۰۰/-	۶۴۸/-	ایضاً
	(iii) برجی نمبر ۴۰۰۰۰ تا ۷۰۷۱۲	۳۸۵۰۰/-	۷۷۰/-	ایضاً
۲	ایل راجباہ کے کھاروں کی مرمت اور مضبوطی کرنا از برجی ۵ تا ٹیل			
	(i) برجی نمبر ۵ تا ۱۷۰۰۰	۴۵۸۰۰/-	۹۱۶/-	ایضاً
	(ii) برجی نمبر ۱۷۰۰۰ تا ۴۵۰۰۰	۴۷۸۰۰/-	۹۵۶/-	ایضاً
	(iii) برجی نمبر ۴۵۰۰۰ تا ۵۹۰۰۰	۴۶۵۰۰/-	۹۳۰/-	ایضاً

(ملک نذیر حسین)
مہتمم انہار
بیراج ڈویژن تریموں

IPL. 1149

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیل للرحمٰن کلب مرکزیہ ربوہ کے زیر اہتمام

نواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

انشاء اللہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ مارچ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہونگے۔

۱۔ کراس کنٹری دوڑ ۲۶ میل غیر دیسی نسل ——— ۲۔ کراس کنٹری دوڑ ۲۶ میل دیسی نسل

نوٹ:۔ غیر دیسی سے مراد تھارو بریڈ اور ۵۰ فیصد یا زائد عرب خون رکھنے والے گھوڑے گھوڑیاں ہیں ——— باقی تمام نسل کے گھوڑے گھوڑیاں دیسی نسل کے مقابلہ میں شامل ہونگے۔

۳۔ نیزہ بازی انفرادی ——— ۴۔ نیزہ بازی اجتماعی

۵۔ دُلکی چال ——— اس میں ۲ قسم کے مقابلے ہونگے ایک دُلکی چال میں رفتار کے لحاظ سے اور دوسرا گھوڑ سوار کی سواری کے لحاظ سے ——— ۶۔ مقابلہ شتری چال

۷۔ مقابلہ اونچی چھلانگ ——— جس میں ابتدائی مقابلے ۲ فٹ اونچائی سے اور سیمی فائنل ۳ فٹ کی اونچائی سے ہونگے۔

۸۔ مقابلہ نمائش غیر دیسی نسل (نر) ——— ۹۔ مقابلہ نمائش غیر دیسی نسل (مادہ)

۱۰۔ مقابلہ نمائش دیسی نسل (نر) ——— ۱۱۔ مقابلہ نمائش دیسی نسل (مادہ)

۱۲۔ امسال ۱۲ سال سے کم عمر کے بچوں میں گھوڑ سواری کا مقابلہ ہوگا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) گھوڑے پر سوار ہونا ——— ۱۰ نمبر	(۲) گھوڑے کو قدم قدم چلانا ——— ۱۰ نمبر
(۳) گھوڑے کو دُلکی چلانا ——— ۱۰ نمبر	(۴) گھوڑے کو کھڑا کرنا ——— ۱۰ نمبر
(۵) گھوڑے سے اُترنا ——— ۱۰ نمبر	کل نمبر ——— ۵۰

مرزا خورشید احمد صدر خیل للرحمٰن کلب مرکزیہ